ہمارے انسانی حقوق

محمد احسان انور

دلاور پور، کالی تعزیہ، مونگیر۔811201 (بہار)

انسانی تاریخ کے ہر زمانے میں قومیں ایک دوسرے سے متحارب رہی ہیں۔ یہ جنگ حرب و ضرب انسانی تہذیب کا حصہ بنی رہی۔ کبھی انا کے لیے جنگ ہوئی تو کبھی مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے زور آور قوم کمزوروں کو زیر کرتی رہی، لیکن پچھلی ایک ڈیڑھ صدی میں جب قومیں باشعور ہونے لگیں اور علم کی روشنی میں لوگوں کو مہذب بننے کا احساس ہوا تو جنگ کے طور طریقے بھی بدلنے لگے۔ دنیا کی پہلی جنگِ عظیم میں جب کثیر تعداد میں جانیں تلف ہوئیں تو مہذب کہلانے والے ملکوں کو جنگوں کے منفی پہلو کا احساس شدّت سے ہوا۔ چنانچہ چند بڑے اور با اثر ملکوں نے مل کر لیگ آف نیشنس نام کی ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی جس کے تحت جنگوں کو روکنے اور قوموں کو برباد ہونے سے نجات دلانے کے لیے کچھ اصول اور ضوابط وضع کئے گئے تاکہ عالمی پیمانے پر لوگ امن و چین سے زندگی بسر کر سکیں، لیکن خود غرض طاقتوں کی خود غرضی نے لیگ آف نیشنس کے اصولوں کو بے معنیٰ کر دیا۔ پھر کچھ سالوں بعد جب دوسری جنگ عظیم کے خوفناک بادل نے اپنی بھیانک تاریکی میں بہت سارے ملکوں کو تاراج کر دیا اور جاپان کے ہیروشیما اور ناگاساکی کی تباہی نے پوری انسانی دنیا کے ختم ہونے کا خوف پیدا کر دیا تو U.N.O یا اقوام متحدہ کا وجود سامنے آیا جس کے تحت یہ طے کیا گیا کہ انسانیت پر جنگ کے سائے کو دوبارہ پھلنے پھولنے کی اجازت نہ دیتے ہوئے اقوامِ متحدہ اپنے چارٹر میں تمام انسانی حقوق کو پورے وقار کے ساتھ بحال کرے اور پورے عالم کے انسانوں کو ایک معیاری زندگی فراہم کرے تاکہ پھر کبھی انسانیت کو کسی ناپسندیدہ صورتِ حال سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

چنانچہ بعد کے برسوں میں اقوامِ متحدہ کی رکن ریاستوں نے اس چارٹر کی رو سے کچھ شقوں (Articles) کو مرتب کر کے ۱۹۴۵ء میں ایک الگ دستاویز پیش کی جس پر باہمی اتفاق رائے ہونے میں تین برس کا عرصہ لگ گیا۔

۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کے عالمی منشور کو تمام افراد اور تمام اقوام کے لیے ایک عمومی معیار کے طور پر اختیار کیا۔

جنرل اسمبلی آف یونائیٹڈ نیشن کے صدر H.C Evatt نے کہا:

”.....یہ ایک عظیم ارتقائی مرحلہ کا آغاز ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اقوامِ عالم کی منظّم برادری نے انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کا اعلانیہ جاری کیا ہے۔ اسے اقوامِ متحدہ کی Body of Opinion کی تائید حاصل ہے اور دنیا بھر کے لاکھوں لوگ مرد، عورتیں اور بچے اس دستاویز سے رہنمائی

اور مدد حاصل کریں گے....''

پھر چارلس حبیب ملِک جو ڈرافٹنگ کمیٹی، انسانی حقوق کے رکن تھے، نے کہا:

''....اگر چہ وقت ہی اس تقریب کی اہمیت کا تعین کرے گا، تاہم یہ پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ اعلانیہ انسانی تاریخ میں ایک مثبت سنگِ میل کی حیثیت سے اپنا مقام بنائے گا.....''

یہ منشور تمہید کے علاوہ ۳۰ شقوں (Articles) پر مشتمل ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے:

Article-1 کے مطابق تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور اپنے حقوق اور شخصی احترام کے اعتبار سے برابر ہیں۔

Article-2 کے مطابق ان کے مابین کوئی تفریق روا نہ رکھی جائے گی۔

Article-3 کے مطابق ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق حاصل ہوگا۔

Article-4 کے مطابق غلامی کی اجازت نہ ہوگی۔

Article -5 کے مطابق جسمانی اذیت، انسانیت سوز یا ذلت آمیز سلوک اور سزا نہیں دی جائے گی۔

Article-7 کے مطابق قانون سب کو تحفظ فراہم کرے گا۔

Article-9 کے مطابق کسی شخص کو بغیر قاعدے کے نظر بند، گرفتار یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

Article-10 کے مطابق مقدمات کی سماعت آزاد اور غیر جانب دارانہ ہوگی۔

Article-12 کے مطابق نجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔

Article-13 کے مطابق نقل و حرکت کی آزادی ہوگی۔

Article-14 کے مطابق دوسرے ممالک میں پناہ ڈھونڈنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی آزادی ہوگی۔

Article-15 کے مطابق قومیت کا حق حاصل ہوگا۔

Article-16 کے مطابق شادی کرنے اور گھر بسانے کا حق حاصل ہوگا۔

Article-17 کے مطابق جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوگا۔

Article-18 کے مطابق آزادئ فکر، آزادئ ضمیر اور آزادئ مذہب کا پورا حق حاصل ہوگا۔

Article-19 کے مطابق اپنی رائے رکھنے اور اس کے اظہار کی آزادی ہوگی۔

Article-20 کے مطابق پر امن طریقے سے ملنے جلنے اور انجمن قائم کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

Article-21 کے مطابق حکومت میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔

Article-23 کے مطابق کام کاج کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

Article-24 کے مطابق آرام اور فرصت کا حق حاصل ہوگا۔

Article-25 کے مطابق خوراک، پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات کا

حق حاصل ہوگا۔

Article-26 کے مطابق تعلیم کا حق حاصل ہوگا۔

Article-27 کے مطابق - اپنی کمیونٹی کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔

Zeid Raad Al-Hussain،(ہائی کمشنر انسانی حقوق) نے فرمایا:

''.....یہ انسانی حقوق کسی خاص ملک سے متعلق نہیں ہیں۔ نہ ہی یہ کسی اچھے رویہ کا صلہ ہے یا کسی ایک دور یا سماجی گروہ سے مخصوص ہے۔ دراصل یہ ہر رنگ اور نسل کے انسانوں کے باہمی حقوق کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چاہے وہ کسی معذوری کا شکار ہوں یا نہ ہوں۔ چاہے وہ کسی بھی ملک کے شہری ہوں یا تارکین وطن میں سے ہوں۔ چاہے ان کی کوئی بھی جنس ہو، یا وہ کسی بھی سماجی رتبہ، ذات اور عقیدہ سے تعلق رکھتے ہوں.....''

اس منشور نے کئی نوعیت سے انسانی حقوق کے لیے اقدامات سامنے لائے۔ نتیجہ کے طور پر اس نے کئی علاقائی، قومی اور بین الاقوامی اداروں اور قانون ساز انجمن کے نظام پر اثر ڈالا اور اس سے دنیا بھر میں انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والوں کی رہنمائی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ آج یہ منشور دنیا میں سب سے زیادہ ترجمہ ہونے والی دستاویزوں میں سرِفہرست ہے اور Genies World Record میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوا ہے۔

یہ منشور ہماری روزمرّہ کی زندگی میں انسانی حقوق کی یکسانیت پر زور دیتا ہے۔ ۱۰ دسمبر، یعنی وہ دن جب اس منشور کو اپنایا گیا تھا، ہر سال انسانی حقوق کے دن (Human Rights Day) کی حیثیت سے منایا جاتا ہے۔

ڈرافٹنگ کمیٹی - انسانی حقوق کی رکن Eleanor Roosevelt کے مطابق:

''....آخر عالمی انسانی حقوق کا آغاز کہاں سے ہوا؟ اس کی شروعات ہمارے گھروں کے قریب چھوٹے چھوٹے مقامات سے ہوئی۔ ایسے چھوٹے مقامات جو دنیا کے کسی نقشہ میں دکھائی نہیں دے سکتے۔ اس کے باوجود وہ مختلف قوم اور نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کی اپنی انفرادیت بھی قائم ہے۔ اس کی رو سے ہر مرد، عورت اور بچہ مساوی انصاف اور مساوی حقوق پانے کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر ان جگہوں پر انسانی حقوق کی اہمیت نہ ہوگی تو پھر ان کی اہمیت کہیں اور بھی کم ہی کم ہوگی اور یہاں ان کے قیام کے لیے شہریوں کی اجتماعی کوششوں کے بغیر ہم دنیا بھر میں پیش رفت کی توقع نہیں رکھ سکتے....''

تمام مذکورہ حقائق پر روشنی ڈالنے کے بعد ہم آج کی دنیا میں کسی طرح کی تفریق اور اپنے اپنے ملکوں میں رہتے ہوئے کسی باہری دباؤ یا داخلی انتظامیہ کے تحت کسی مخصوص گروہ یا طبقہ کو خارجی یا داخلی قرار نہیں دے سکتے اور نہ ہی قدیم غلامانہ طور طریقوں کے مطابق انہیں اجتماعی ڈھرے سے الگ کر سکتے ہیں اور اگر ہم نے اپنے اختیارات کا بے جا استعمال کرتے ہوئے انھیں Main Stream سے الگ کرنے کی کوشش کی یا ان کی شہریت یا وطنیت پر حلف لایا تو یہ ایک غیر فطری عمل ہوگا۔

OO